احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L.29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 3 جولائی 2004ء 14 جمادی الاول 1425 ہجری - 3 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 146

لقمہ کا اجر

آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا۔

تو جو کچھ بھی رضائے الٰہی کی نیت سے راہ خدا میں خرچ کرے حتیٰ کہ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالے تو اس کا بھی تجھے اجر دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب ان الاعمال بالنیۃ حدیث نمبر 54)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذت چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ۔ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

دو ہفتہ کے لئے وقف

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کیلئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجالانے کی پوری کوشش کریں''

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید وفروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 17-18 جولائی 2004ء درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

17 جولائی بروز ہفتہ شام 6:00 تا 8:00 بجے

18 جولائی بروز اتوار صبح 7:30 تا 1:30 بجے دوپہر

ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروا لیں۔ اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے مکرم ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 306)

خواب میں دعوت الی اللہ کا معرکہ

حضرت شیخ مبارک اسماعیل صاحب (ولادت 17 را پریل 1890ء وفات 27 فروری 1966ء) ان یگانہ روزگار بزرگوں میں سے تھے جنہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے عہد مبارک میں قادیان دارالامان کی مقدس روحانی فضا میں دینی تعلیم حاصل کرنے اور پیارے مسیح سے اکتساب فیض کا زریں موقع نصیب ہوا۔ آپ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر مدیر و موسس اخبار "الحکم" کے عزیزوں میں سے تھے۔

آپ نے میٹرک تک تعلیم قادیان میں پائی بعد ازاں 1913ء میں لاہور کالج سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے اپنی ایک غیر مطبوعہ تحریر میں قادیان کے زمانہ تعلیم کی مبارک یادیں تازہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آپ بچپن میں حضرت سردار عبدالرحمن مہر سنگھ صاحب کے ساتھ قادیان کے ماحول میں جایا کرتے اور بوقت شب گاؤں کے کسی کوٹھے پر وعظ کیا کرتے تھے وہاں شیخ صاحب نے زمانہ لاہور کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ

"ہم نے احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن قائم کر رکھی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ اشاعت حق کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ سیکرٹری میں تھا اور سید دلاور شاہ بخاری صدر تھے...... اس تنظیم کے قائم کرنے والے چوہدری ضیاء الدین لا کالج، چوہدری فتح محمد صاحب گورنمنٹ کالج، شیخ تیمور صاحب طالب علم ایم اے، چوہدری محمد ظفراللہ خاں اور ڈاکٹر حشمت اللہ خاں اسٹوڈنٹ میڈیکل اسکول لاہور میں موجود تھے۔ ہر ایک ممبر کو احمدیت کی اشاعت کا سودا تھا ہر روز اس کے ممبر کچھ ٹریکٹ اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے جو اپنے اپنے کالج کے طلباء میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے سابق پرنسپل اسلامیہ لاہور خاکسار کے متعلق کہا کرتے تھے کہ مولوی مبارک اسماعیل کو اشاعت احمدیت...... کا مینار ہے۔

انہی ایام میں میرے پرانے ہم جماعت سید ولی اللہ شاہ صاحب لاہور ایف۔اے کا امتحان دینے کیلئے بطور پرائیویٹ امیدوار لاہور آ کر میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ دینی اشاعت کا (ذوق وشوق) ان میں اس قدر پیدا ہوا تھا کہ باوجود امتحانی دباؤ کے رات کو خواب میں بھی دینی اشاعت کے سلسلے میں مسلسل تقریر کیا کرتے تھے چنانچہ ایک رات بارہ بجے کے قریب آپ سو رہے تھے کہ تقریر شروع کر دی جس میں صداقت مسیح موعود پر...... لیکچر دینے لگ گئے۔ میں نے سید عبدالقادر شاہ صاحب کو جگایا اور انہیں بھی سید ولی اللہ شاہ صاحب کی اس حالت کا مشاہدہ کرنے کی طرف متوجہ کیا شاہ صاحب ہماری جماعت کی (دینی) سرگرمیاں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

سید ولی اللہ شاہ صاحب یہ بیان کر رہے تھے کہ مسیح موعود پر ایمان لے آؤ کیونکہ دنیا پر سینکڑوں نشانات کے علاوہ آسمان پر سورج اور چاند بھی گواہی دے رہے ہیں۔ پرنسپل صاحب بے اختیار ہو کر بولے کہ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی جماعت اعلیٰ درجہ کی (نشرو اشاعت) کرنے والی ہے۔ سوئے ہوئے بھی اشاعت کا کام نہیں چھوڑتے۔"

(غیر مطبوعہ مسودہ صفحہ 5 تا 8)

بیسویں صدی کے ایک مثالی ہیڈ ماسٹر

حضرت شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب اپنے مخطوطہ میں لکھتے ہیں۔

"1907ء میں طاعون بڑے زور سے پیدا ہوئی اور ہمیں حکم ہوا تھا کہ قادیان کی اندرونی آبادی چھوڑ کر بڑے باغ میں چلے جائیں چنانچہ ہم سب لوگ وہاں چلے گئے۔ خیموں میں رہائش رکھی گئی۔ شب و روز ہم دعاؤں میں لگے رہتے تھے کہ کوئی جماعت کا آدمی اس موذی مرض کا شکار نہ ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے ارشاد ہوا کہ واپس گھروں میں چلے جاؤ چنانچہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ اس زمانہ میں ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا شیر علی صاحب تھے جو حد درجہ منکسر المزاج تھے۔ ان کے متعلق عام طور پر مشہور تھا کہ جب کسی لڑکے کے خلاف شکایت پہنچتی تھی تو اول تو بدنی سزا دیتے ہی نہ تھے اگر دیتے بھی تھے تو جتنی دفعہ بید کی ضرب لگاتے تھے اتنی دفعہ استغفراللہ پڑھتے تھے۔"

(غیر مطبوعہ مسودہ 19-20)

خود کما کر کھاؤ

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اب تم جوان ہو۔ جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بیشک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے۔ (خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

کمال کرتا ہے

وہ اپنے فیضِ کرم سے نہال کرتا ہے
کمال آدمی ہے وہ کمال کرتا ہے

میں بیٹھ جاتا ہوں لکھنے اسے دعا کے خطوط
زمانہ جب بھی مجھے پُر ملال کرتا ہے

وہ بے ہنر کو عطا کر کے سطر خوشنودی
بلند اور بھی اس کا مورال کرتا ہے

لب قلم جو کُھلیں تو کِھلیں گلاب کے پھول
کمال طوطیٔ شیریں مقال کرتا ہے

خزانے دے کے دعاؤں کے دونوں ہاتھوں سے
وہ ہم سے مفلسوں کو مالا مال کرتا ہے

وہ اک نظر سے اسے بامراد ہے کرتا
سوال کرنے کا جو بھی خیال کرتا ہے

شکستگی کے سلیقے عجب ہیں قدسی کے
قلم بھی ٹوٹا ہوا استعمال کرتا ہے

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب سے وابستہ بعض یادیں

خاکسار کے ماموں محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے (صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان) ان جاں نثار خدام احمدیت اور فانی فی اللہ بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے اعلیٰ دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کی اور پھر اپنی زندگیاں دین کی خدمت کیلئے وقف کر دیں۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے آنرز فلسفہ و نفسیات کے ساتھ کیا۔ لیکن بی ٹی کرنے کیلئے آپ کو لاہور سے بہت دور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جانا پڑا۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نصرت گرلز سکول (مدرسۃ البنات) میں دینیات کے استاد کی تقرری پر بجٹ کمیٹی کے ایک اجلاس میں فرمایا:۔

''میرا ارادہ تھا کہ اس آسامی پر کسی لڑکی کو مقرر کروں مگر محبوب عالم خالد کے الفضل میں دو مضمون پڑھ کر میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان کو اس آسامی پر لگا دیا جائے۔''

اس طرح حضرت مصلح موعود کی نگہ انتخاب سے یکم جون 1936ء کو جس خادم سلسلہ نے عہد وفا باندھا اسے تقریباً ستر سال تک اس انداز سے نبھایا کہ جب بالآخر انجام بخیر ہوا تو وہ اپنوں کیلئے قابل فخر اور دوسروں کیلئے قابل رشک قرار پایا۔ آج مجھے اپنے ماموں جان کی کچھ بھولی بسری باتیں اور واقعات یاد آ رہے ہیں اور ذہن کے پردہ پر ایک محرک تصویر بن کر ابھر رہے ہیں۔

میری والدہ محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ سلامت علی صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور (بنت حضرت خانصاحب، مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لندن) کے ساتھ ماموں جان کو بہت محبت تھی۔ وہ میرے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد ماموں جان مجھ سے بھی خاص طور پر بہت محبت اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے۔ سیر و تفریح پر جاتے تو بھی میں ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ طالب علمی کے زمانہ میں ایک دفعہ موسم گرما کی تعطیلات میں (ڈاکٹری مشورہ کے مطابق پڑھائی کے بوجھ اور بوجھل اثرات کو کم کرنے کیلئے) انہوں نے دہلی آگرہ اور بمبئی کی سیر کا سفر اختیار کیا۔ اس تفریحی سفر میں، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ نئی نئی جگہوں شہروں کے تاریخی مقامات دیکھنا اور مختلف طرز معاشرت کے لوگوں سے ملنا طالب علم کو بہت کچھ سکھاتا ہے۔ ہم دونوں ماموں بھانجا اس سفر سے بہت محظوظ ہوئے۔ ایک دلچسپ قابل ذکر بات یہ کہ آگرہ میں ہم جس محلہ میں ٹھہرے اس کا نام ''ماموں بھانجا'' ہی تھا۔

میں نے ماموں جان کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھا اور ایک لمبا عرصہ ان کے ساتھ گزارا۔ ان کی پچانوے برس کی طویل بھرپور زندگی میں مندرجہ ذیل خصوصیات خاص طور پر نظر آتی تھیں۔

آپ از حد محنتی، فرض شناس اور وقت کی پابندی کرتے اور کرواتے بھی تھے۔ جس کام کا بھی ارادہ کرتے اسے پورا کرنے کیلئے دن رات ایک کر دیتے۔

تعلیم و تدریس اور معلمی کا پیشہ ان کی فطرت بلکہ فطری رجحان کے عین مطابق تھا۔ عمر بھر اسے دلی ذوق و شوق، محنت اور لگن کے ساتھ شاندار کارکردگی سے نبھایا۔ کالج کے قیام سے قبل، مدرسہ احمدیہ / جامعہ احمدیہ میں استاد تھے کہ ان کی خدمات ایک سال کیلئے تعلیم الاسلام ہائی سکول منتقل کر دی گئیں۔ وہاں میٹرک کلاس کا ایک انگلش سیکشن بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ آپ نے اس نئے کام کو ایک چیلنج سمجھ کر کیا اور اپنی اس کلاس کو خاص طور پر محنت کرائی۔ زائد ٹائم دے کر انگریزی پڑھنے بولنے لکھنے لکھانے کی بار بار اتنی مشق کرائی کہ آپ کا میٹرک کلاس کا رزلٹ سو فیصد رہا جو کہ سکول کا ایک نیا ریکارڈ شمار کیا گیا۔

اور جب قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کے دور جدید کا آغاز ہوا تو پھر آپ کو اردو اور عربی کے استاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ تدریس کے علاوہ 1946ء سے 1969ء کے دوران وقتاً فوقتاً آپ کے ذمہ دوسرے انتظامی امور مثلاً آفس انچارج، (کالج برسر) انچارج ٹائم ٹیبل۔ پروفیسر انچارج کالج میگزین المنار وغیرہ یہ سب کام نہایت اعلیٰ طریق پر بروقت انجام دیتے۔ ٹی آئی کالج کا 1965ء تک کا وہ زمانہ واقعی ایک یادگار اور سنہری زمانہ تھا جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ایم اے آکسن) خلیفۃ المسیح الثالث جیسی پر وقار اور پرکشش، حافظ قرآن شخصیت اس قومی تعلیمی ادارہ کی سربراہ تھی۔ اس دور کی علمی، ادبی تقاریب، مجالس مذاکرات اور شعر و شاعری کی محفلیں ملک گیر شہرت رکھتی تھیں۔ ان تقاریب کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کیلئے، بیرونی احباب اور مہمان شخصیات سے رابطے قائم کرنے کی تگ و دو میں محترم ماموں جان کا خاص حصہ ہوتا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی میں بطور ممتحن یا امتحانی سپرنٹنڈنٹ آپ کی دیانت، امانت محنت اور فرض شناسی کا اپنا ایک تشخص، معیار اور کسوٹی تھا۔ 1953ء میں لاہور میں مارشل لاء لگنے سے چند دن قبل، مجھے اب بھی یاد ہے کہ ماموں جان پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں بطور سپرنٹنڈنٹ، ٹی آئی کالج لاہور کے ہال میں قائم سنٹر امتحان میں اپنے فرائض انجام دے رہے تھے کہ ایک دن (مارچ 53ء کا پہلا ہفتہ) شرپسندوں نے امتحانی سنٹر پر دھاوا بول کر امتحانی میزیں وغیرہ الٹانا شروع کر دیں۔ اور آپ کو ڈرا دھمکا کر سٹیج سے اتارنے کی کوشش کی لیکن آپ نے اس اچانک حملہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور نہ صرف یہ کہ سٹیج کو نہیں چھوڑا بلکہ حملہ آوروں کو بلند آواز سے وارننگ دیتے رہے۔ اسی دوران ہال میں آویزاں ایک تصویر کو سیاہی کی دوات مار کر توڑ دیا گیا۔ عین اسی لمحہ سٹیج کی پچھلی جانب سے فضل عمر ہوسٹل کے چار پانچ طلباء سٹیج کے اوپر پہنچ گئے اور شرپسند حملہ آوروں کی طرف لپکے۔ تمام حملہ آور، امتحانی ہال سے باہر کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور سڑک کے دوسری طرف جا کر پتھر وغیرہ پھینکنے لگے۔ 1953ء کی اس فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائی کے موقع پر ماموں جان نے ہر قسم کا خطرہ مول لے کر امتحانی سنٹر یا سٹیج چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے اور خدا نے ان کی تضرعات کو سنا اور چند نوجوانوں کو خدا نے عین سٹیج کے اوپر (الٰہی مدد کے طور پر) بھیج دیا۔ بہرحال آپ کے جرأتمندانہ طرز عمل سے نگران عملہ اور امتحان دینے والے طلباء (جو کہ سب کے سب غیر احمدی تھے) بہت متاثر ہوئے۔

اپریل 1969ء کو 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے تو کالج ہال میں آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب، عصرانہ کی صورت میں ترتیب دی گئی۔ اس یادگار تقریب الوداع میں کالج کے پرنسپل، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ کالج کی تاریخ میں، یہ ایک منفرد تقریب تھی کہ ایک استاد کی ریٹائرمنٹ پر خلیفہ وقت تشریف لا کر غیر معمولی شفقت سے سرفراز فرماتے ہیں۔

مئی 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ماموں جان کو ناظر مال مقرر فرمایا۔ قبل ازیں میرے نانا جان حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر مال رہے اور ان کا عرصہ نظارت مال سولہ سال پر محیط تھا اور اب 1969ء میں ماموں جان ناظر مال بنائے گئے تو بعض دوستوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ ساری عمر اردو اور عربی ادب پڑھانے والے ایک معلم، ایک استاد کو حساب کتاب کی کیا سمجھ بوجھ ہوگی اور وہ یہ کام کیسے کر پائیں گے؟ اس کے جواب میں حضرت ماموں جان ہمیشہ یہی کہتے کہ محض قابلیت اور تجربہ کچھ نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور محض فضل ہی ہوتا ہے کہ وہ جس سے چاہے کام لے لے۔ ایک تنکے جیسی کمزور اور حقیر چیز سے بھی خدا وہ کام کروا لیتا ہے جو بڑے بڑے طاقتور بھی نہ کر سکیں۔ بہرحال یہ سب خدا کے کام ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اگر میرے نانا جان حضرت خانصاحب فرزند علی صاحب سولہ سال تک ناظر مال رہے تو ان کے فرزند کو خدا تعالیٰ نے بھی ناظر مال کی ذمہ داری تینتیس سال تک نبھانے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ کی زندگی کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ بہت دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ دعائیں اور دعائیں ہی آپ کا اوڑھنا اور بچھونا تھا۔ دفتر مال کے کمرہ میں بھی جائے نماز رکھا ہوا تھا۔ جب بھی فرصت ملتی آپ کونے میں جائے نماز بچھا کر نفل پڑھنے اور دعائیں کرنے لگ جاتے۔ مالی سال کے اختتام کے دنوں میں تو آپ مجسم دعا بن جاتے۔ حضور کی خدمت میں بار بار دعا کیلئے لکھتے۔ اپنے دفتر کے جن کارکنوں کو آپ دعا گو سمجھتے انہیں بھی دعا کیلئے کہتے۔ غرض اٹھتے بیٹھتے ہر وقت آپ دعائیں کرتے تھے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے تو سب کام دعاؤں سے اور صرف دعاؤں سے ہی ہو جاتے ہیں۔

عاجزی اور انکساری بھی آپ کی ایک نمایاں صفت تھی۔ اکثر یہی فرماتے کہ میں تو ایک لاشئی محض ہوں۔ میرے اندر تو کوئی صلاحیت یا قابلیت نہیں۔ سلسلہ کے یہ جو کام میرے ذریعہ ہوتے نظر آتے ہیں۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہجرت فرما کر لندن تشریف لے گئے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ حضور اب مجھے اس نظارت مال کی ذمہ داری سے فارغ فرما دیں اور مجھے یاد فرما دیں اور اپنے پاس بلا کر خدمت کا موقع دیں۔ اور میری یہ بھی خواہش ہے کہ عمر کا آخری حصہ قادیان میں گزاروں اور وہیں سے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں۔ حضور نے آپ کی چٹھی کے اوپر ہی اپنے دست مبارک سے تحریر فرما دیا کہ ''سردست آپ کا متبادل نہیں پاتا۔'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد مبارک کو پا کر حضرت ماموں جان کی خوشی اور خوش بختی کی انتہا نہ رہی۔ الحمدللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدے پر بھی سرفراز فرمایا۔ اس حیثیت سے وقفوں کے ساتھ کل عرصہ، سات سال کے لگ بھگ ہے۔ بعض دفعہ رات کو ایک ایک بجے تک، حضور کے پاس گھر کے اندرونی حصہ میں حضور کے قدموں میں بیٹھ کر خدمت کے مواقع عطا ہوئے۔ ان اوقات میں بعض دفعہ سلسلہ کے بزرگ علماء کرام، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب اور محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت بھی راتوں کو دیر، بہت دیر تک حضور کے قدموں میں رہ کر لازوال خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ محترم ماموں جان کئی سال تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کلاس فیلو بھی رہے۔ بے تکلفی کی وجہ سے حضور آپ کو ''تم'' کہہ کر بھی پکارا کرتے تھے۔ اور دیکھنے والے رشک کرتے تھے کہ کاش ہمیں بھی

حضور "تم" کہہ کر پکاریں۔ حضور کو آپ پر بہت اعتماد تھا۔ اسی وجہ سے سلسلہ کے کئی اہم کام آپ کے سپرد ہوتے تھے جن کو آپ خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ الحمدللہ

یادوں کے تسلسل میں ایک اور واقعہ ہے کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جماعت کے سب افراد کا خیال اور فکر رکھتے تھے؟ قادیان میں ماموں جان اکثر نماز عصر کے بعد سائیکل پر اردگرد کے گاؤں اور دیہاتوں کی طرف سیر کیلئے نکل جایا کرتے تھے۔ مجھے بھی اپنے ساتھ سائیکل پر بٹھالیا کرتے۔ ایک دفعہ ہم سیر کرتے ہوئے نہر کی سڑک پر ستھیالی کے گاؤں میں پہنچ گئے۔ جو محترم مولوی محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ کا ننھیالی گاؤں تھا۔ مولوی صاحب موصوف ماموں جان کے دوست تھے۔ وہ ہمارے وہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوئے۔ خاطر تواضع کے ساتھ باتوں باتوں میں شام اتر آئی۔ پھر اندھیرا چھا گیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ اب اتنے اندھیرے میں آپ کا واپس جانا ٹھیک نہیں۔ راستے میں دائیں بائیں سکھوں کے گاؤں ہیں۔ اس لئے آپ رات یہیں بسر کریں۔ میں آپ کے گھر اطلاع بھجوا دیتا ہوں۔ چنانچہ اس یقین دھانی پر ہم نے رات وہیں گزاری۔ دوسرے دن صبح ابھی ہم نہر کے کنارے بیٹھے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ ہی کر رہے تھے کہ قادیان کے دو نوجوان ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ آپ کے یہاں ٹھہرنے کی کوئی اطلاع آپ کے گھر نہ ملی تھی اس لئے جب ہم گھر نہ پہنچے تو میری ممانی نصرت جہاں بیگم صاحبہ پریشان ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوگئیں (ان دنوں میرے نانا جان امام بیت الفضل لندن کی حیثیت سے انگلستان میں مقیم تھے) حضور نے اسی وقت مدرسہ احمدیہ کے نوجوان طالب علموں کو بلایا اور تاکید کی کہ صبح ہوتے ہی قادیان کے گرد و نواح میں ہماری تلاش کیلئے نکل جائیں۔ چنانچہ وہ نوجوان حضور کے ارشاد پر ہمیں تلاش کرتے کرتے ستھیالی گاؤں پہنچ گئے۔ جب حضور کی خدمت میں اطلاع دی گئی تو پتہ چلا کہ حضور نے ساری رات ہمارے لئے دعائیں کرتے ہوئے گزاری۔ اللہ اللہ! یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل اور احسان ہے کہ ہمیں خلافت جیسی نعمت اور پناہ گاہ عطا فرمائی گئی ہے۔ اور خلیفہ وقت کا بابرکت وجود، ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والا اور راتوں کو جاگ جاگ کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرتے نہیں تھکتا۔ خلیفہ وقت سے ہر احمدی کا ذاتی تعلق قائم و دائم رکھنا بہت ضروری ہے۔ سرسبز و شاداب رہنے کیلئے۔ دعاؤں کا خزانہ اور بہت بڑا بلکہ سب سے بڑا خزانہ اور سہارا ہمارا مقدر ٹھہرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کی ذاتی شفقت اور نگاہ انتخاب کا ایک اور تاریخی واقعہ یہ ہے کہ حضور نے 1938ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا ارادہ فرمایا تو ماموں جان کو مجلس کے قیام کا اعلان اغراض و مقاصد کی تشہیر اور ممبر سازی کے اہم بنیادی کام انجام دینے کیلئے نامزد فرمایا۔ اس طرح آپ دائمی مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے بنیادی رکن بنے اور پہلے سیکرٹری جنرل (معتمد) منتخب ہوئے۔ مجھے یاد ہے اس وقت میری عمر انیس سال تھی جب آپ اپنے بنیادی رکن ساتھیوں کے ساتھ قادیان کے مختلف محلوں میں جا کر احمدی نوجوانوں کو مجلس کے قیام کے مقاصد سے آگاہ کرتے۔ سوالات و استفسارات کا جواب دیتے اور رکنیت سازی کرتے۔ مجلس کی ان ابتدائی تشکیلی سرگرمیوں میں مجھے بھی بعض دفعہ شرکت کا موقع ملتا۔ تقسیم سے قبل آپ مہتمم اطفال الاحمدیہ تھے اور اطفال کی تعلیم و تربیت کے بھرپور عملی پروگرام ترتیب دیتے تھے۔ ستر اسی سال کی عمر والے بزرگ آج بھی ان تربیتی اجلاسات اور مقابلہ جات کی عملی افادیت کا ذکر کرتے ہیں۔

واقفِ زندگی ہونے کی وجہ سے آپ کی آمدنی محدود تھی جبکہ عیالداری بہت تھی۔ ماشاءاللہ چھ بچوں کا بڑا کنبہ۔ مالی پریشانی کا سامنا تو رہتا ہی تھا۔ کچھ نہ کچھ زائد آمدنی کا طریق سوچتے۔ اختیار کرتے۔ قادیان کے زمانہ میں (جنگ عظیم دوم کے درمیان) آپ نے ملیریا کے علاج کی ایک دوائی "کونین" کے نام سے تیار کروائی۔ اس دوا کے اشتہار 'الفضل' میں بھی دیا کرتے تھے اور جو آرڈر آتے ان کی تعمیل کیا کرتے تھے۔ 1947ء سے 1954ء تک تعلیم الاسلام کالج لاہور میں موجودہ اسلامیہ کالج سول لائن کی عمارت (سابقہ ڈی اے وی کالج) میں قائم رہا۔ قیام لاہور کے عرصہ میں میں نے یہی دیکھا کہ گرمی ہو یا سردی، ہر موسم میں آپ علی الصبح نماز کے بعد سائیکل پر دور دور کے فاصلوں پر ٹیوشن پڑھانے نکل کھڑے ہوتے۔ آپ کی دیانت امانت اور محنت ضرب المثل تھی۔ لہذا پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں کے ممتحن کا کام مل جاتا۔ امتحانوں کے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر جان جوکھوں کا کام نہایت ڈسپلن سے انجام دیتے اور سارے ہال میں چوکس رہ کر گھومتے رہتے کہ کسی کیلئے نقل لگانے کا امکان ہی نہ رہتا۔ اس طرح اپنے بڑے کنبہ کو نہ صرف پالا پوسا بلکہ تعلیم و تربیت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ اور فیملی ضروریات پورا کرنے کے بعد زائد آمد اگر بچ جاتی تو اسے ربوہ اپنے دوست کو بھجوا کر اپنے دارالرحمت وسطی کے پلاٹ پر کچھ نہ کچھ تعمیر کروا لیتے۔ اس طرح جب 1954ء میں کالج لاہور سے ربوہ شفٹ ہوا تو آپ کے پاس دو کمروں کا ذاتی مکان موجود تھا۔ جس پر آپ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے نہ تھکتے۔ خدا کے فضلوں کا شمار نہیں۔ اور جب ماموں جان کا وقتِ آخر آیا تو اس وقت آپ کے سب بچے زندہ سلامت اور اپنے اپنے گھربار اور آل اولاد والے تھے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

ایک اور قابل ذکر بلکہ ہم پسماندگان کے لئے قابل فخر یہ بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نوجوانوں میں باہمی محبت پیدا کرنے کیلئے ایک 'نظامِ اخوت' قائم فرمایا جس کے تحت ماموں جان کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے والدِ ماجد، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا بھائی بنایا گیا تھا۔ اسی لئے حضور انور نے 23 جنوری 2004ء کے خطبہ جمعہ میں ماموں جان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ازراہ شفقت فرمایا کہ: "میرے والد صاحب کیساتھ اخوت کے رشتہ میں منسلک ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ ان کا دوہرا تعلق قائم تھا"۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد، میرے لئے، میرے اہل و عیال کیلئے ایک بہت ہی قیمتی وجود تھے۔ دعاؤں کا خزانہ تھے۔ 1986ء کے آخر میں روزنامہ الفضل میں بحیثیت اسسٹنٹ ایڈیٹر بتیس سال کام کرنے کے بعد جب ریٹائر ہوا تو یہاں کینیڈا میں اپنے بچوں کے پاس آ گیا۔ تو بھی ماموں جان گاہے گاہے، کسی آتے جاتے دوست کے ذریعہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا خط ضرور بھجواتے۔ لکھتے کہ جب سے آپ سب یہاں سے بہت دور جا بسے ہو، تم سب پہلے سے بھی زیادہ یاد آتے ہو۔ تب میں اور بھی زیادہ دعائیں ہر ایک عزیز کا نام لے لے کر کرتا ہوں۔ دو سال قبل جب میں پاکستان گیا تو بہت ہی خوشی اور محبت سے ملے۔ کچھ عرصہ قبل ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے عہدہ جلیلہ پر فائز فرمایا تھا۔ آپ نے کہا کہ حضور کا ذاتی احسان ہے کہ ایک عاجز ناچیز خادم کو اس طرح سے سرفراز فرمایا کہ کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ آپ کی نہایت خدمت گزار بہو بتا رہی تھیں کہ جب میرے سسر ابا 'صدر' بنائے گئے تو میں یہی دعا کرتی تھی کہ میرے دادا جان حضرت مولوی محمد دین صاحب بھی صدر بنے اور سو سال سے زائد عمر پائی اب میرے سسر ابا بھی صدر بنائے گئے ہیں تو خدا انہیں بھی سو سال سے زائد زندگی دے اور میں ان کی بھی اسی طرح خدمت کروں۔ ایسے جذبات اور خدمت کی لگن رکھنے والی بہو بیٹی کا جب بھی خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ ماموں جان کتنے خوش قسمت تھے کہ ایسے بہو بیٹے خدا نے عطا کئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ لاریب! واقعی مرحوم ماموں دعاؤں کا خزانہ تھے ایک چھتنار درختِ وجود تھے جس کے ٹھنڈے سایہ تلے ہم محوِ خواب تھے۔ اب ہم اتنے دور ان کی محبت بھری بے لوث دعاؤں اور دعاؤں سے بھرے خطوط نہ پائیں گے۔ لیکن دعا ہے ہم پسماندگان کے حق میں کہ وہ جو دعائیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ انہیں دعاؤں کو آئندہ بھی قبول فرماتا چلا جائے۔ آمین

سب سے زیادہ تجارتی بحری جہاز بنانے والا ملک:۔

جاپان، جنوبی کوریا اور جرمنی بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

مومن کی نظر اعمال صالحہ پر ہونی چاہئے

ایک نوجوان نے اپنے کچھ رویا اور الہامات سنانے شروع کئے جب وہ سنا چکا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

میں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں۔ اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات ہی پر نہ رہو بلکہ اعمال صالحہ میں لگے رہو۔ بہت سے الہامات اور خواب سیر و پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے۔ اصل مقصد اور غرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور بے ریا تعلق۔ اخلاص اور وفاداری ہے جو نرے خوابوں سے پوری نہیں ہو سکتی مگر اللہ سے بھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص و ترک ریا و ترک منہیات میں ترقی کرنی چاہئے اور مطالعہ کرتے رہو کہ ان باتوں پر کس حد تک قائم ہو۔ اگر یہ باتیں نہیں ہیں تو پھر خوابیں اور الہامات بھی کچھ فائدہ نہیں دیں گے بلکہ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اوائل سلوک میں رویا یا وحی ہو اس پر توجہ نہیں کرنی چاہئے وہ اکثر اوقات اس راہ میں روک ہو جاتی ہے۔ انسان کی اپنی خوبی اس میں تو کوئی نہیں کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو وہ کسی کو کوئی اچھی خواب دکھا دے یا کوئی الہام کرے اس نے کیا کیا؟ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت وحی ہوا کرتی تھی لیکن اس کا کہیں ذکر بھی نہیں کیا گیا کہ اس کو یہ الہام ہوا یہ وحی ہوئی۔ بلکہ ذکر کیا گیا ہے تو اس بات کا کہ (-) وہ ابراہیم جس نے وفاداری کا کامل نمونہ دکھایا (-) یہ بات ہے جو انسان کو حاصل کرنی چاہئے۔ اگر یہ پیدا نہ ہو تو پھر رویا و الہام سے کیا فائدہ؟ مومن کی نظر ہمیشہ اعمال صالحہ پر ہوتی ہے اگر اعمال صالحہ پر نظر نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ وہ مکر اللہ کے نیچے آ جائے گا۔ ہم کو تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی' صدق و وفا کی' نہ یہ کہ قیل و قال تک ہی ہماری ہمت و کوشش محدود ہو۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت دیتا ہے اور اپنے فیوض و برکات کے دروازے کھول دیتا ہے اور رویا اور وحی کو القاء شیطانی سے پاک کر دیتا ہے اور اضغاث احلام سے بچا لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 637)

فوری حملہ میں زود اثر دوا

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ۔

"یہ بات یاد رکھیں کہ جب بیماری کا فوری حملہ ہو تو عموماً اس دوا سے علاج کیا جاتا ہے۔ جو فوری اثر والی دوا ہو۔ جب بیماری میں افاقہ ہو جائے تو پھر مستقل اثر والا دیرپا علاج ہونا چاہئے"۔ (صفحہ:723)۔

سیڈنا نظام شمسی کا دور ترین سیارہ

14 نومبر 2003ء کا دن تھا، کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے مائک براؤن اپنی ٹیم کے ہمراہ فلکیاتی مشاہدے میں معروف تھے کہ انہیں جنوب مغربی سمت میں ایک نئی شئے نظر آئی جو نہایت دھیمے طور پر روشن تھی۔ بین الاقوامی فلکیاتی مشاہدات نامی ادارے سے آسمان کے 2001ء سے اس روز تک کے مشاہدات جمع کیے گئے اور پھر اس نئی دریافت کا مطالعہ کیا گیا۔ 15 مارچ 2004ء کو اس کے بارے میں حاصل کردہ معلومات سے میڈیا کو آگاہ کیا گیا۔ یہ شئے ہمارے نظام شمسی کے سب سے دور سیارے پلوٹو سے بھی تین گنا آگے تھی۔

جب ہم آسمان کا مستقل طور پر مشاہدہ کرتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کہکشائیں اور ستارے آسمان پر ساکن ہیں، جب کہ سیارے، سیارچے، شہابیے اور چاند حرکت کرتے نظر آتے ہیں، جو اجرام فلکی جتنا یہاں سے دور ہوتا ہے۔ اس کی حرکت اتنی ہی سست محسوس ہوتی ہے۔ ستارے اور کہکشائیں چونکہ بہت دور ہوتی ہیں، اس لئے یہ ساکن نظر آتی ہیں۔ یہ نئی دریافت بھی انتہائی سست روی سے محو سفر تھی اور اس کی روشنی بھی انتہائی مدہم تھی، مگر یہ اپنی حرکت کی وجہ سے ہی شاہدے میں آئی۔ یہ جہاں موجود ہے وہ مقام انتہائی دوری پر واقع ہے اور وہاں نسبتاً اندھیرا بھی ہے، لہٰذا اسے سمندر کی گہرائی میں پائی جانے والی مخلوقات کی خالق ونگہبان دیوی ''سیڈنا'' سے منسوب کردیا گیا۔

اس کا سائنسی نام 2003VB12 ہے، جو دراصل اس وقت کو ظاہر کرتا ہے جب وہ دریافت ہوا، جیسے 2003ء دریافت ہونے والا سال ہے۔ ''V'' انگریزی حروف تہجی کا 22 واں حرف ہے۔ سائنس دانوں نے آسانی کے لئے پندرہ دن کا ایک ہفتہ بنایا۔ اس طرح ایک مہینے میں دو ہفتے ہوئے۔ یہ سن 2003ء کے بائیسویں ہفتے یعنی 14 نومبر کو دریافت ہوا۔ جبکہ B12 اس کا مذکورہ سال میں دریافت ہونے والے اجرام میں ذاتی نمبر ہے۔ یہ سرخ رنگ کا نظر آتا ہے۔ اس کا سورج سے اس وقت فاصلہ 76AU (Astronomicalunit) ہے (یعنی فلکیاتی اکائی زمین سے سورج تک کے فاصلے کو کہتے ہیں) اس طرح سیڈنا یہاں سے زمین اور سورج کے درمیانی فاصلے سے 75 گنا دوری پر واقع ہے۔ وہاں سے سورج اتنا چھوٹا نظر آتا ہے کہ آپ ایک ماچس کی تیلی کے مصالے والے حصہ کو سورج کے سامنے کریں تو سورج چھپ جائے گا۔ اس کا مدار انتہائی بیضوی ہے۔ یہ ابھی پھر بھی ہمارے کافی قریب ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ دوری 850AU ہے۔ اس کا ایک سال یعنی سورج کے گرد ایک مکمل چکر ہمارے دس ہزار پانچ سو سال کے برابر ہے۔

سیڈنا اورٹ کلاوڈ (Oort Cloud) نامی ایک فرضی حدود میں واقع ہے اور یہ حدود کوئپر بیلٹ (Kuiper Belt) سے بھی پیچھے ہے۔ کوئپر بیلٹ کے مشہور اجرام پلوٹو، Quaoar اور 2004DW ہیں اور اس بیلٹ کی حد 35AU سے 45AU تک ہے۔ جبکہ سیڈنا اس سے کافی دور واقع ہے۔ اورٹ کلاوڈ کے بارے میں بس آپ بنیادی طور پر یہ سمجھ لیں کہ یہ سورج کے گرد چکر لگانے والے انتہائی دور دراز اجرام کو جو سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں، کنٹرول کرتی ہے کہ وہ فضائے بسیط میں گم نہ ہو جائیں، کیونکہ وہاں تک سورج کی گرفت انتہائی کمزور ہوتی ہے۔

کرہ سیڈنا یہاں سے انتہائی فاصلے پر ہے۔ اس لئے اس کا حقیقی حجم، قطر کمیت وغیرہ معلوم کرنا اتنا آسان نہیں، پھر بھی ''حراری دوربین'' کی مدد سے اس کا قطر اندازاً اٹھارہ سو کلو میٹر معلوم ہوا ہے۔ روشنی سورج سے نکل کر سیڈنا سے ٹکراتی ہے اور پھر اس کا کچھ حصہ منعکس ہوکر زمین کی طرف آتا ہے۔ ہمیں سیڈنا اور زمین کا درمیانی فاصلہ معلوم ہے، حراری دوربین اس فاصلے سے آنے والی منعکس روشنی کی حرارت معلوم کرسکتی ہے۔ اگر حجم بڑا ہوگا تو زیادہ حصہ منعکس ہو کر آئے گا اور وہ زیادہ گرم بھی ہوگا۔ لیکن یہاں ایسا نہ تھا جس سے یہ علم ہوا کہ اس کا قطر 1800 کلو میٹر تک ہونا چاہئے۔ سیڈنا کی سطح کا درجہ حرارت منفی دوسو چالیس درجہ سینٹی گریڈ ہے۔ اس کے اجزائے ترکیبی، برف، جمی ہوئی میتھین گیس وغیرہ ہیں جیسا کہ پلوٹو اور اس کے چاند شیرون کے بھی ہیں۔

کیا یہ ہماری زمین کی طرح ایک سیارہ ہے؟ اس کا جواب مائک براؤن جنہوں نے اسے دریافت کیا ہے، ''نفی'' میں دیتے ہیں۔ ایک تو جنہہ تو یہ دیتے ہیں کہ جہاں سیڈنا دریافت ہوا ہے وہیں قریب ہی اور بھی اجسام یا کرے ہوں گے اور امید ہے کہ کوئی سیڈنا سے بڑا سیارہ بھی موجود ہو۔ دوسری وجہ وہ سیاروں کی نئی تعریف قرار دیتے ہیں۔ نئی تعریف کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آئے دن نئے سیارچوں (Astroids) اور شہابیوں (Comets) کی دریافت سیاروں کی پرانی تعریف پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ پرانی تعریف یا ابتدائی تعریف کے لحاظ سے سیارے وہ کرے یا اجسام ہوا کرتے تھے جو سورج کے گرد مخصوص راستوں پر چکر لگاتے ہوں اور سورج کی روشنی سے چمکتے ہوں۔ چونکہ شہابیے اور سیارچے بھی یہی کرتے ہیں اس طرح انہیں بھی سیارہ مانا جائے۔ لہٰذا تعریف تبدیل کر دی گئی۔ اب سیارہ اسے تسلیم کیا جاتا ہے جو اپنے جیسے مدار میں حرکت کرنے والوں میں سب سے زیادہ کمیت رکھتا ہو، مثلاً زمین اور سیرس کا مدار تقریباً ایک جیسا ہی ہے، لیکن زمین چونکہ سیرس سے زیادہ کمیت رکھتی ہے اور اس کا قطر بھی سیرس سے بڑا ہے اس لئے زمین سیارہ ہوئی جب کہ سیرس، نئی دریافت سیڈنا کی طرح ایک سیارچہ، ناسا والے سیڈنا کو ''سیارہ جیسا'' یا ''چھوٹا سیارہ'' کہتے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ سیڈنا کے قریب اور بھی نئی دنیائیں ہوں گی، جو اس سے بڑی بھی ہوسکتی ہیں، وہاں زندگی کے کیا امکانات ہیں، ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اگر وہاں کسی بھی طرح کی زندگی ہوئی تو وہ اسی ماحول کے لحاظ سے مطابقت رکھتی ہوگی۔ شعبہ اطلاقی کیمیا کی سابق چیئر پرسن ڈاکٹر نجمہ شیخ جو جامعہ کراچی کے فلکیاتی تحقیقی ادارے (ISPA) کی ایک معروف رکن بھی ہیں، ان کے خیال میں دوسرے سیاروں پر اگر زندگی موجود ہوئی تو وہ ان ہی عوامل سے وجود میں آئی ہوگی جو اس سیارے کے ماحول، اجزائے ترکیبی وغیرہ سے مطابقت رکھتے ہوں۔ ایسا ہونا ممکن نہیں کہ انسان یا دیگر جانور جو آکسیجن استعمال کرتے ہوں ایک ایسے سیارے پر بھی نشوونما پا جائیں جہاں آکسیجن نام کو بھی نہ ہو۔

(جنگ سنڈے میگزین 2 مئی 2004ء)

امۃ الرحمن صاحبہ

مکرم میاں لطیف احمد صاحب کا ذکرِ خیر

25 اکتوبر 2003ء کی رات کو میرے پیارے ابو اچانک ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوگئے۔

آپ 1938ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے نیشنل بنک میں ملازمت اختیار کرلی۔ امتحانات پاس کرتے کرتے آپ مینیجر کے عہدے پر پہنچ گئے۔ ربوہ میں نیشنل بنک کی برانچ آپ ہی نے کھولی اور آپ کے دور میں بنک نے خوب ترقی کی۔ کئی بار آپ کو اور آپ کے سٹاف کو بنک کی اعلیٰ کارکردگی پر نقد رقم کی شکل میں انعام بھی ملا۔ آپ نہایت ایماندار آفیسر تھے۔ ہمیں ہمیشہ رزق حلال کھانے کی نصیحت کرتے۔ سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑتے۔ کئی بار آپ کی ٹرانسفر سچ بولنے کی بناء پر دور دراز علاقے میں کی گئی۔

ہلکا پھلکا مزاح کرنا آپ کی طبیعت کا خاصا تھا۔ چھوٹے بڑے سب ہی آپ کی صحبت میں کبھی بوریت محسوس نہیں کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ بہت پیار و محبت کرتے۔ بچوں کی کھیلوں میں ان کے ساتھ ہمیشہ حصہ لیتے۔ اپنے نواسے نواسیوں کے ساتھ حد درجہ محبت کرتے۔ ان کی چھوٹی موٹی خواہشات کو پورا کرکے خوش ہوتے۔

لوگوں کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرکے خوش ہوتے۔ اگر کوئی بیمار یا ضعیف آدمی سڑک پر جا رہا ہوتا تو اکثر اپنے ساتھ موٹر سائیکل پر بٹھا کر اس کو گھر چھوڑ کر آتے۔ اگر کسی غریب کو پیسوں کی ضرورت ہوتی اور مانگنے گھر آتا تو اس کو کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ قرض واپس لینے کا کبھی تقاضا نہ کرتے۔ ہمارا گھر مین روڈ کے پاس ہے اگر کبھی کوئی گاڑی یا ٹرک وغیرہ خراب ہو جاتا تو آدمیوں کو گھر لے آتے اور ان کے کھانے پینے اور سونے کا انتظام کرتے۔ ایک بار ایک ٹرک خراب ہوگیا۔ آپ نے ٹرک والوں کو کھانا وغیرہ کھلا کر گھر سلایا اور خود بستر لے کر ٹرک کے پاس سو گئے۔ نیشنل بنک میں ان کی جگہ جو افسر بھی متعین ہوکر آتا اس کو اپنے گھر ٹھہراتے اور ان کے کھانے پینے کا بندوبست اپنے ذمے لے لیتے۔ نوکری کے دوران اکثر دوپہر کو تین چار آدمیوں کو اپنے ساتھ کھانے کیلئے لے آتے۔

نیشنل بنک گوجرہ میں نوکری کے دوران ایک غیر احمدی آپ کا بڑا مخالف تھا۔ وہ لوگوں سے کہتا کہ یہ مرزائی بنک میں تبلیغ کرتا ہے۔ آپ کی جھوٹی شکایات افسران کے پاس لگایا کرتا۔ اس کی وجہ سے آپ کی ٹرانسفر ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد جب آپ ربوہ میں تھے تو اس کی ٹرانسفر ربوہ میں ہوگئی۔ اس کو ربوہ میں رہائش کی دقت تھی۔ آپ نے نہ صرف تین سال تک اس کو اپنے گھر رکھا بلکہ اس کے کھانے پینے کا انتظام بھی اپنے گھر سے کیا۔ رات کو روزانہ اس کیلئے دودھ لے کر جاتے۔

آپ غریبوں کا بہت خیال رکھتے اگر پتہ چلتا کہ کسی غریب لڑکی کی شادی ہے تو فوراً اس کیلئے رقم وغیرہ اکٹھی کرنے کا انتظام کرتے۔ عید پر اپنی طرف سے عیدی کے پیکٹ بنا کر محلے میں اور اپنے ڈیرے پر غریب لوگوں میں تقسیم کرتے۔ وفات سے ایک دن قبل ایک غریب آدمی احمد نگر جاتے ہوئے راستے میں ملا۔ اس کو موٹر سائیکل پر بٹھا کر احمد نگر کے اڈے تک چھوڑ کر آئے اور اس کو کرائے کیلئے پیسے وغیرہ بھی دیئے۔

ایک احمدی بزرگ دوست نے خواہش ظاہر کی کہ میں مرکز میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ ان کو اپنے گھر لے آئے۔ ان کا کام اپنے ہاتھوں سے کرکے خوشی محسوس کرتے۔ ان کا ناشتہ اور کھانا اپنے سامنے تیار کرواتے۔ یہ احمدی دوست دو مہینے ہمارے گھر رہے۔ ہمارے گھر ہی فوت ہوئے۔ حالانکہ ان کے غیر احمدی بیٹے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ جماعتی کاموں میں

باقی صفحہ 6 پر

احمدی بیگم صاحبہ

مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ

مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور۔ جو حضرت منشی محمد دین صاحب مختار عام قادیان کی بہو اور مکرم ملک عبدالعزیز صاحب ڈیرہ غازیخان کی بیٹی تھیں۔ چند ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3 فروری 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 67 سال تھی۔

صادقہ فضل صاحبہ نہایت مخلص خاتون تھیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں کام آتیں، محبت اور فرض شناسی آپ میں بدرجہ اتم تھی۔ ہنس مکھ، صاحب حوصلہ، خدمات دینیہ میں ہردم مستعد نظر آتیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے آپ کو قلبی لگاؤ اور محبت تھی۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی آپ سرگرم رکن تھیں۔ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی کئی سال آپ صدر رہیں اور اب لمبے عرصہ سے آپ لجنہ اماء اللہ لاہور کی سیکرٹری شعبہ اشاعت تھیں۔

جشن تشکر کے موقع پر لجنہ لاہور نے فیصلہ کیا تھا کہ وقتاً فوقتاً یکصد کتب شائع کی جائیں گی اس کے مطابق بہت سی مفید کتب آپ کی نگرانی میں شائع ہو چکی ہیں اور مزید کیلئے کام جاری ہے۔ آپ کی ہمت اور کوشش اور لگن کے نتیجہ میں لجنہ ماڈل ٹاؤن 'احمدیہ لائبریری' کے قیام میں کامیاب ہوئی اس وقت اس لائبریری میں کئی اقسام کی کتب اور لٹریچر موجود ہے۔ جن سے حسب ضرورت ممبرات مستفید ہوتی رہتی ہیں۔

صادقہ فضل صاحبہ بفضل خدا 8 بیٹیوں اور تین بیٹوں کی ماں تھیں۔ جن میں سے 2 بیٹے کم عمری میں وفات پا گئے۔

مرحومہ صادقہ فضل کا تعلق میرے ساتھ نہایت مخلصانہ تھا حتیٰ کہ اپنی بیماری کے دوران روزانہ صبح 9 بجے سے 10 بجے کے درمیان مجھے گزرے دن رات کی تمام کیفیت اور علاج کی تفصیل بتاتیں اور پھر آخر میں دعا کیلئے اثر انگیز طریق سے کہتیں۔ ان کی اس بلاناغہ رپورٹ کی وجہ سے میں اتنی عادی ہوگئی تھی کہ نو اور دس بجے کا میرا وقت بالکل فون کے قریب گزرتا اور جس دن اس ٹائم پر ان کا فون نہ آتا تو میں خود ان کو فون کر کے خیریت اور تفصیل پوچھتی۔ اتنی مستعدی سے رپورٹ دینے والی وفات سے 20 دن پیشتر یہ رابطہ ختم کر بیٹھی تو میں خود خیریت دریافت کرنے کی غرض سے فون کر لیتی۔ ان کی نحیف آواز پریشانی کا موجب بن جاتی۔ آخری ایام میں انہوں نے فون کیا اور کہا "میں اداس ہوں آپ مجھے دیکھنے نہیں آ رہیں"۔ حسن اتفاق کہ میں اس وقت دو بہوؤں کو لے کر ان کو دیکھنے کیلئے جانے ہی لگی تھی۔ جب میں ان کے کمرہ میں داخل ہوئی تو مجھے دیکھ کر شعر پڑھا مگر آواز دھیمی ہونے کے باعث میں مکمل سن نہ سکی۔ میں جتنی دیر وہاں ٹھہری میرا ہاتھ سینہ پر رکھ کر کہتی رہیں۔ ہاتھ پھیریں اور میرے لئے دعا کریں۔ غرضیکہ ہماری یہ باہمت، مخلص، دعا گو اور عبادت گزار بہن ہم سے بچھڑ گئی۔ میں ان کے جنازہ کے پاس کھڑی ان کا چہرہ دیکھ کر آنسو بہا رہی تھی تو مجھے ایسے لگا جیسے وہ کہہ رہی ہیں۔ آپا! ع

آج جیسے میں ہوں کل تو بھی تو یوں ہونے کو ہے

خدا تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے شوہر اور بچوں کو صبر دے اور یہ سب ان کے بہترین خصائل کو عملاً قائم رکھنے والے ہوں۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

حصہ لیتے رہے۔ اپنے محلے کے رشتہ ناطہ کے سیکرٹری اور وقفِ جدید کے سیکرٹری تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36834 میں عمر فاروق ولد عمر حیات قوم جٹ ساہی پیشہ ٹیچر عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9156 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمر فاروق ولد عمر حیات دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خالد احمد ولد ملک عمر علی احمد کھوکھر دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مجاہد احمد ولد مبارک احمد ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

مسل نمبر 36835 میں عرفان احمد ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرفان احمد ولد چوہدری محمد شریف دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 غضنفر احمد عدنان برادر موصی گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شریف والد موصی

مسل نمبر 36836 میں محمد یوسف مصور ولد تاج دین قوم سدھو پیشہ مستری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ مالیتی -/230000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یوسف مصور ولد تاج دین دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد صادق ولد نذیر احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز بھٹی ولد شہاب الدین دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 36837 میں راحت اقبال زوجہ راجہ محمد اکبر اقبال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راحت اقبال زوجہ راجہ محمد اکبر اقبال باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد اکبر اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ انجم ثاقب وصیت نمبر 27744

مسل نمبر 36838 میں ضیاء الاسلام ولد محمد یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ کارکن عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3400 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ضیاء الاسلام ولد محمد یوسف صاحب دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ناصر برادر موصیہ

مسل نمبر 36839 میں انیلہ ضیاء زوجہ ضیاء الاسلام قوم آرائیں پیشہ ٹیچر عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/65000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ انیلہ ضیاء زوجہ ضیاء

الاسلام دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء الودود ولد شیخ محمد یوسف صاحب دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ضیاء الاسلام خاوند موصیہ

مسل نمبر 36840 میں منصور الٰہی ولد اعجاز الٰہی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور الٰہی ولد اعجاز الٰہی دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد طاہر ولد بشیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 36841 میں امۃ الحمید زوجہ محمد ادریس شاہد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والدین نقد رقم -/5000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 10 مرلے دارالیمن شرقی ربوہ میں سے حصہ مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/1200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امۃ الحمید زوجہ محمد ادریس شاھد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاھد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 فضل حق پسر موصیہ

مسل نمبر 36842 میں عطیۃ المقدس بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ المقدس بنت بشیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد طاہر برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد والد موصیہ

مسل نمبر 36843 میں نسرین کوثر بنت عظمت اللہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/3500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسرین کوثر بنت عظمت اللہ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 عظمت اللہ والد موصیہ

مسل نمبر 36844 میں حمیرا نورین بنت عظمت اللہ قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حمیرا نورین بنت عظمت اللہ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 عظمت اللہ والد موصیہ

مسل نمبر 36845 میں صبیحۃ النور بنت خوشی محمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صبیحۃ النور بنت خوشی محمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خوشی محمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد زکریا برادر موصیہ

مسل نمبر 36846 میں عائشہ بنت کرامت اللہ ظفر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 19.200 گرام مالیتی -/13220 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ بنت کرامت اللہ ظفر دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا ناصر احمد ولد مرزا سعید احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عفان سعید ولد مرزا سعید احمد دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 36847 میں نور بصیرت بنت عبدالغفور خادم قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نور بصیرت بنت عبدالغفور خادم دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا ناصر احمد ولد مرزا سعید احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا عفان سعید ولد مرزا سعید احمد

مسل نمبر 36848 میں خواجہ قمر الزمان ولد خواجہ عبدالرحمان صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجر خان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کا 1/4 حصہ مالیتی -/3500000 روپے۔ 2۔ جائیداد واقع تحصیل روڈ گوجر خان مالیتی -/3000000 روپے۔ 3۔ دوکان واقع سبزمنڈی گوجر خان کا 1/2 حصہ مالیتی -/2500000 روپے۔ 4۔ کاروباری سرمایہ کا 1/4 حصہ مالیتی -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/61472 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خواجہ قمر الزمان ولد خواجہ عبدالرحمان گوجر خان گواہ شد نمبر 1 خواجہ ہارون رشید ولد خواجہ عبدالرشید گوجر خان گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد خان ولد عبداللطیف خان گوجر خان

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

خوشخبری
ربوہ سے لاہور A/C لگژری کوچ
پہلا ٹائم لاری اڈا ربوہ سے صبح 5:15
دوسرا ٹائم لاری اڈا ربوہ سے صبح 6:15
ربوہ گڈز بس شاپ ربوہ فون نمبر: 211222

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالغفار ناز زعیم مجلس انصاراللہ مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ عرصہ دو سال بیمار رہنے کے بعد اللہ رکھی ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 15 جنوری 2004ء کو وفات پا گئیں۔ اسی روز احمدیہ قبرستان 121 ر۔ب گوکھووال فیصل آباد میں مکرم سعید احمد بٹ صدر جماعت مانانوالہ 203 ر۔ب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین ہوئی مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگوار ایک بیٹا عبدالرؤف بھٹہ صاحب اور ایک بیٹی نسیم اختر صاحبہ چھوڑی ہیں۔ جو صاحب اولاد ہیں محترمہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم طارق محمود بھٹی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پنڈی بھٹیاں تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید و مکرمہ سمیرا خالد صاحبہ کو مورخہ 5 جون 2004ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام حاشر احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم میاں محمد سرور بھٹی صاحب پنڈی بھٹیاں کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

ولادت

مکرم مشتاق احمد عاجز صاحب امیر پارک گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی سلسلہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 28 جون 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فیضیہ منور عطا کیا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب مرحوم امیر پارک گوجرانوالہ کی پوتی اور مکرم مختار احمد صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت اور عمر میں برکت دے۔ نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:25
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	9:00

اب بغیر آپریشن کے

THERMACHOICE

خدا کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں اب یہ جدید طریقہ علاج موجود ہے۔ جس سے ایسی خواتین استفادہ کر سکتی ہیں جن کو بے قاعدہ یا زیادہ مقدار میں خون پڑتا ہے۔

☆ اس طریقہ علاج میں بڑے آپریشن کی ضرورت نہیں ہے
☆ ہسپتال میں قیام صرف ایک دن کیلئے ہے۔
☆ یہ عمل بین الاقوامی طور پر مصدقہ، محفوظ اور موثر ہے
☆ دنیا بھر میں پونے دو لاکھ سے زائد خواتین اس عمل سے استفادہ کر چکی ہیں۔
☆ یہ سہولت پاکستان میں بہت کم جگہوں پر میسر ہے۔

مزید معلومات کیلئے 213909 پر گائنی آؤٹ ڈور سے رابطہ کریں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

tel:213970-211373-212659
www.foh-rabweh.org

خبریں

میں عراق کا صدر ہوں۔ صدام عراق کے معزول صدر صدام حسین کو خصوصی عدالت میں عراقی جج کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اب بھی میں عراق کا صدر ہوں۔ کویت پر حملے کا فیصلہ درست تھا۔ مقدمہ ڈرامہ اور عدالت تھیٹر ہے۔ دہشت گرد بش اور اس کا باپ ہیں۔ صدام کو ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں لایا گیا تھا۔ ٹربیونل کو تسلیم کرنے اور قانونی دستاویزات پر دستخط کرنے سے صدام نے انکار کر دیا۔

وانا القاعدہ کا ہیڈ کوارٹر ہے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کی ذمہ دار القاعدہ ہے۔ وانا القاعدہ کا ہیڈ کوارٹر ہے غیر ملکی ایجنٹوں اور ان کے حامیوں کو کچل دیا جائیگا۔ مجلس عمل منفی پراپیگنڈہ کر رہی ہے مغربی ممالک کا کوئی دباؤ نہیں۔

دینی مدارس کی رجسٹریشن صوبہ پنجاب میں دینی مدارس کی رجسٹریشن کا کام مکمل کرنے کے لئے ایک مرتبہ پھر کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ یہ ذمہ داری حساس اداروں کو جولائی کے اختتام تک کام مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مطب حمید

▸ ہر ماہ 3-4-5 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-286 فیصل آباد فون: 041-638719
▸ ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
▸ ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسلامک سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
▸ ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
▸ ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
▸ ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
▸ کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31 باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔

مطب حمید

نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571
سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

اسہال اور سر درد

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

"اگر نکس وامیکا کے غلط استعمال سے اسہال لگ جائیں یا سر درد شروع ہو جائے تو اسہال کے لئے کالی کارب اور سر درد کیلئے جلسیمیم بہترین دوائیں ہیں۔ اگر نکس وامیکا دیتے دیتے ایک دم اسہال شروع ہو جائیں تو کالی کارب کی ایک دو خوراکوں سے ہی خدا کے فضل سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ لیکن اسے زیادہ دیر استعمال نہ کریں۔ ورنہ قبض ہو جائے گی۔ اگر ایک دو خوراکوں سے فائدہ ہو جائے تو اسے بند کر دیں"۔ (صفحہ:497)

شربت توت سیاہ

گلے کی خراش اور آواز کے بیٹھ جانے میں مفید ہے۔
چھوٹی-/15 روپے درمیانی-/30 روپے بڑی-/60 روپے

NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 Fax:213966

چاندی میں اصلی پتھر کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ روبی ہاؤس
04524-213158

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کینٹین ربوہ
فون آفس: 215040، رہائش: 214691

سی پی ایل نمبر 29